S_1996_5_224_226

رامشور داس گپتا

بنام

ریاست یو۔پی اور دیگر

27اگست1996

کے۔راماسوامی، بی۔ایل۔ہنسریا اور ایس۔بی۔مجمدار،جسٹسز۔

ضابطہ دیوانی،1908:

سود کے لیےایک فرمان جاری کرنے والی عدالت جوادائیگی میں تاخیر یاعمل میں لیے گئے غیر معقول موقف کی بنیاد پر عمل درآمد کے حکم نامے کا حصہ نہیں تھا۔منعقد ہوا،عمل درآمد عدالت عمل کے تحت حکم نامے سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔اسے صرف حکم 21 کے تحت طے شدہ طریقہ کار کے مطابق حکم پر عمل درآمد کرنے کا دائرہ اختیار حاصل ہوتا ہے۔عمل درآمد کرنے والی عدالت سود کی ادائیگی کا حکم دینے میں اپنے دائرہ اختیار سے تجاوز کر گئی۔لہذا یہ دائرہ اختیار کے بغیر ایک حکم ہےاور کالعدم حکم ہے۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار:1996 کی خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر16335۔

C.R.No541 آف1996 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے24.4.96کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے بی۔ڈی۔اگروال اور ونے گرگ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

یہ خصوصی اجازت کی درخواست الہ آباد عدالت عالیہ کے قابل سنگل جج کے دیوانی نگرانی نمبر 541/96میں24اپریل1996 کو دیے گئے حکم سے پیدا ہوتی ہے۔تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ درخواست گزار کو ملازمت سے ہٹانے کا حکم یو پی پبلک سروسز ٹریبونل،لکھنؤ نے مسترد کر دیا تھا۔ٹریبونل نے مندرجہ ذیل ہدایت کی:

''درخواست کی جزوی طور پر اجازت ہے۔او۔پی۔نمبر 1 اور 2 کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ جمعات 1 کے عہدے پر درخواست گزار کی تصدیق اوراس کے نتیجے میں کلاس II اور کلاس I کے عہدے پر ترقی پر غور کرے جس تاریخ کو اس کے جونیئر سری رام نواس کو اس عہدے پر ترقی دی گئی تھی جس کے نتیجے میں

سنیارٹی، تنخواہ، پنشن وغیرہ کے تمام فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

"اس پر عمل درآمد میں، قواعد کے مطابق، درخواست گزار نے حکم کے تحت واجبات کی وصولی کے سرٹیفکیٹ پر ٹریبونل کے قواعد کی شق (5) کے ساتھ پڑھے جانے والے آرڈر 21 قاعدہ 1، سی پی سی کے تحت عمل درآمد کی درخواست دائر کی۔ عمل درآمد دینے والی عدالت نے 12 دسمبر 1995 کے متنازعہ حکم میں تنخواہ، گریچوئٹی اور پنشن کے علاوہ کل 1,97,575.32 روپے کے علاوہ، عمل درآمد کی تاریخ سے لے کر حکم کی تاریخ تک 12 فیصد سالانہ سود دیا جو 1,46,205 روپے کی رقم پر مشتمل تھا۔ جواب دہندگان نے صرف 12 فیصد پر سود ادا کرنے کی ہدایت کے حوالے سے اس کی قانونی حیثیت کو چیلنج کیا۔ نظر ثانی میں، عدالت عالیہ نے متنازعہ حکم میں کہا کہ عمل درآمد کرنے والی عدالت کو فرمان کو بڑھانے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ ٹریبونل کا فرمان سود کی ادائیگی کی اجازت نہیں دیتا ہے اور اس لیے سود کی ادائیگی کا حکم دائرہ اختیار سے باہر تھا۔ اس طرح یہ خصوصی اجازت کی درخواست ہے۔

درخواست گزار کی طرف سے یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اگرچہ عام طور پر عمل درآمد کرنے والی عدالت سود نہیں دے سکتی، لیکن درخواست گزار کے جائز دعووں کو مسترد کرنے اور کیس کو غیر معقول طور پر طویل عرصے تک طول دینے کے فیصلے کے قرض دہندگان کے غیر معقول موقف کے پیش نظر، عمل درآمد کرنے والی عدالت کو حکم نامے پر عمل درآمد میں سود دینے کا دائرہ اختیار ہونا چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی دلیل دی کہ عدالت عالیہ کا نظر ثانی کا اختیار صرف ان غلطیوں تک محدود ہونا چاہیے جو حتمی انصاف کو خراب کرتی ہیں۔ اس معاملے میں پھانسی دینے والی عدالت نے مقدمے کے حقائق اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے درخواست گزار کے ساتھ انصاف کیا ہے۔ اس لیے عدالت عالیہ نے حکم کو واپس لینا درست نہیں تھا۔ ہمیں اس کے کسی بھی جھگڑے میں کوئی طاقت نہیں ملتی۔

یہ اچھی طرح سے طے شدہ قانونی حیثیت ہے کہ ایک عمل درآمد دینے والی عدالت پھانسی کے تحت حکم یا فرمان سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔ اسے صرف آرڈر 21، سی پی سی کے تحت طے شدہ طریقہ کار کے مطابق آرڈر پر عمل درآمد کرنے کا دائرہ اختیار حاصل ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ یہ رقم کا دعوی ہے، سروس قانون کے مطابق اس کے پروموشنل فوائد کی گنتی کے بعد تنخواہ، گریچوئٹی اور پنشن کے بقایا جات کا حساب لگایا جانا تھا۔ ایسا کرنے کے بعد اور عدالت نے حکم نامے کے حامل کے حق کا فیصلہ روپے کی رقم میں کیا اور عجیب و غریب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا عمل درآمد کرنے والی عدالت باہر نکل سکتی ہے اور سود کے لیے کوئی حکم نامہ دے سکتی ہے جو ادائیگی میں تاخیر کی بنیاد پر یا عمل درآمد میں لیے گئے غیر معقول موقف کی بنیاد پر عمل درآمد کے حکم نامے کا حصہ

نہیں تھا؟ ہمارے خیال میں، عمل درآمد کرنے والی عدالت نے اپنے دائرہ اختیار سے تجاوز کیا ہے اور یہ حکم دائرہ اختیار کے بغیر ہے اور اس طرح یہ ایک کالعدم حکم ہے۔ یہ سچ ہے کہ عدالت عالیہ عام طور پر دفعہ 115، سی پی سی کے تحت اپنے نظرثانی شدہ دائرہ اختیار کا استعمال کرتی ہے لیکن ایک بار جب یہ قرار دیا جاتا ہے کہ عمل درآمد کرنے والی عدالت نے اپنے دائرہ اختیار سے تجاوز کیا ہے، تو اسے درست کرنا عدالت عالیہ کا فرض ہے۔ لہذا، ہمیں عدالت عالیہ کے ذریعے سود کی ادائیگی کے حکم میں مداخلت کرنے اور اسے کالعدم قرار دینے کے حکم میں کوئی غیر قانونی حیثیت نظر نہیں آتی۔

اس کے مطابق خصوصی اجازت کی درخواست کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔ درخواست گزار کو واجب الادا اور قابل ادائیگی رقم میں جو بھی فرق ہو، یہ جواب دہندگان کا فرض ہے کہ وہ اسے جلد از جلد ادا کریں لیکن اس حکم کی وصولی کی تاریخ سے تین ماہ کے بعد نہیں۔ درخواست گزار کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس حکم کو جواب دہندگان تک پہنچائے۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24